"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

شہادت 1359 ھش -- اپریل 1980ء

4
1980

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

شہادت ھ ۱۳۵۹ ہش

(اپریل ۱۹۸۰ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان	پانچ روپے
فی پرچہ	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	ایک پونڈ
" "	دو پونڈ

ترتیب

- جماعتی اجتماع — اداریہ — صـ۲
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات — صـ۴
- برائیوں کا عجائب گھر — صـ۴
- ذکرِ حبیبؐ — صـ۵
- کاروانِ اسلام — صـ۱۵
- بازی گاہ (نظم) — صـ۱۸
- امنگ (نظم) — صـ۱۹
- اشتہارات — صـ۲۲

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۷۶۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۶ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۴

شہادت ۱۳۵۹ھ ش
اپریل ۱۹۸۰ء

اداریہ

جماعتی اجتماع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذرا اندازہ تو کیجئے۔ اسلام کی یہ خوبی کتنی بڑی ہے کہ جس بات کو چاہے کہ دلوں میں رچ بس جائے اس کے لئے ایسی قولی یا فعلی تدبیر بروئے کار لاتا ہے کہ مقصد خود بخود حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً اطاعت کو لیجئے۔ مذہب کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان کا رشتہ اس کے خالقِ حقیقی سے استوار ہو اور اس کی گہرائی اور گہرائی بڑھتی ہی رہے۔ اس کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ انسان خدا کی بات مانے۔ جتنا اس کے احکام پر دل و جان سے عمل کرے گا، اتنا ہی خدا کے قریب ہوتا جائے گا۔ گویا بات ہے خدا کے احکام منوانے کی، یا دوسرے الفاظ میں اطاعت کی۔ اطاعت کو دل کی گہرائیوں تک اتارنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے صرف یہی نہیں کہا کہ اطاعت کرو، اطاعت بڑی ضروری ہے۔ اگر یہ بھی یہ بھی کہا ضرور ہے کہا۔ کیا یہ ہے کہ دین کا نام ہی اسلام رکھ دیا۔ اور اس کے ماننے والے کو مسلم کہہ دیا اب ہر شخص جو قیقی طور پر جانتا ہے کہ اسلام کے معنے اطاعت اور مسلم کے معنے ایسے شخص کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت سے روگردانی کیسے کر سکتا ہے اور اگر روگردانی کرتا ہے تو اپنے دل کو یہ تسلی کس طرح دے سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اسلام اور

مسلمان نام رکھنے کو ہم قولی تدبیر کہہ سکتے ہیں۔

اب آیئے فعلی تدبیر کی طرف۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسانی معاشرہ صحیح خطوط پر چلے اور مل جل کر باہمی پیار و محبت سے زندگی بسر کی جائے۔ مل جل کر، ہاں یہ ہے مقصد جسے حاصل کرنا ہے۔ گویا اجتماعیت پیدا کرنا ہے۔ نماز کے ذریعہ اجتماعیت کا بہترین گُر سکھا دیا۔ دو بھی ہو تو نماز باجماعت پڑھو ویسے روزانہ پانچ نمازوں کے لئے مسجد جاؤ۔ محلہ کی مسجد میں۔ اور اگر محلہ بڑا ہے اور کئی مساجد ہیں تو قریب کی مسجد میں۔ لیکن اکٹھے ضرور ہو۔ لیکن معاشرہ چونکہ محلہ کی حدود سے آگے نکل جاتا ہے۔ اور مل جل کر بیٹھنا اور انسانی زندگی کی گاڑی چلانا وسیع تر حلقے کا متقاضی ہے اس لئے ہفتہ میں ایک بار سارا شہر ایک جگہ اکٹھا ہو اور سال میں دو بار اردگرد کے گاؤں بھی شہر والوں سے آملیں اور پھر زندگی میں کم از کم ایک بار کوشش کی جائے۔ حسب استطاعت کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے نمائندوں سے مل بیٹھیں۔ قدم بہ قدم یہ بڑھتی ہوئی اجتماعیت کا احساس دل میں یوں رچ بس جاتا ہے کہ یہی زندگی کا ڈھنگ بن جاتا ہے۔ اسے ہم فعلی تدبیر کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ بس یوں کہہ لیجئے کہ اجتماعیت انتہائی ضروری ہے۔ اجتماع قومیت کی جان ہے۔

ہماری جماعت بھی مختلف مواقع پر اجتماع کرتی ہے۔ کیا جلسے اجتماع یا اجلاس یا جلسے ہم کرتے ہیں وہ کافی ہیں؟ ترقی کرنے والی قوموں کے لئے تو کافی کا لفظ عنقا ہو جایا کرتا ہے۔ آگے بڑھنے کی امنگ کسی منزل کو بھی کافی نہیں سمجھنے دیتی۔ ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اجتماعات، اجلاس اور جلسے کافی ہیں۔ ہمیں اس سے زیادہ اجلاس کرنے ہیں۔ اس سے زیادہ جلسے کرنے ہیں۔

زیادہ اجتماعات کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک سنہری گر بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"اگر جماعتیں تکلف میں نہ پڑیں اور یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ جب تک کھانا کھلانے کا انتظام نہ ہوگا جلسے یا اجتماع نہیں کریں گے۔ یا یہ کہ مدعوئین کو کھانا نہ دیا گیا تو ناک کٹ جائے گی۔ کھانا کھلانے کا بوجھ نہ ہو تو شہر شہر اور گاؤں گاؤں جماعت جلسے کروا سکتی ہے۔"

آیئے! ہم شہر شہر اور گاؤں گاؤں جلسے کریں۔ اجلاس کریں، اجتماع کریں۔ اجتماعیت تو ہماری جان ہے۔ اجتماع تو ہماری اقدار کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی آسان تدبیر ہے۔ پھر کھانا نہ دے سکنے کی وجہ سے اپنی جان کو مذبح کیوں کریں اور اجتماعات کی رفتار کو مدھم کیوں ہونے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اسکی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں انکو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے، اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں، حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہو چکی ہے، اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر لاہور)

"مذہب کی اصل غرض اس سچے خدا کا پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے۔" (لیکچر لاہور)

"جاننا چاہیئے کہ مذہب اسلام کے تمام احکام کی اصل غرض یہی ہے کہ وہ حقیقت جو لفظ اسلام میں مخفی ہے اس تک پہنچا جائے۔" (لیکچر لاہور)

"درحقیقت اسلام وہ مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے تمام گذشتہ راست بازوں کا وارث ٹھہرایا ہے۔ اور انکی متفرق نعمتیں اس امت برحق کو عطاء کر دی ہیں۔" (لیکچر لاہور)

برائیوں کا عجائب گھر

آج ایک خراب شدہ معاشرہ میں ہمارے اندر طرح طرح کی برائیاں فروغ پا گئی ہیں۔ شراب اور قمار سے لے کر سمگلنگ اور نفع اندوزی تک، جھوٹ اور فریب سے لیکر رشوت اور غبن تک، کام چوری سے لیکر ڈاکے اور قتل تک، ہر قسم کی برائیوں کا ایک وسیع عجائب گھر چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ تشدد، کینہ اور نفرت وہ زہر ہیں، جنہوں نے ہماری وحدت و اخوت کو تباہ کر دیا ہے۔ پھر دولت اور معیار زندگی اور سٹیٹس کے بتوں کی پوجا ایسی عام ہوئی کہ اب کسی بھی گھر کے حرم میں جا کے دیکھو تو یہ لات و ہبل دلوں اور دماغوں پر چھائے ہوئے ملیں گے۔

حد یہ ہے کہ رسول کریمؐ کے لائے ہوئے دین پر اعتراض کرنے والے حضورؐ کی تعلیمات اور معمولات کا مذاق اڑانے والے اس دین سے انحراف کر کے دوسرے دین قبول کرنے والے اور اس دین کے اندر دوسرے ادیان کا پیوند لگانے والے بھی ہمارے اندر بکثرت موجود ہیں۔ اور یہ سب بھی عید میلاد اور اس کی جھنڈیوں اور خوشبوؤں سے دلچسپی لیتے ہیں بلکہ تقریریں بھی کرتے ہیں اور نعت رسولؐ بھی لکھتے ہیں۔

(ترجمان القرآن ص۔۶ فروری ۱۹۸۰ء)

"قوم کو ایک جذبۂ جہاد کی ضرورت ہے مگر جہاد یکایک تلوار اٹھا لینے کا نام نہیں۔ جہاد کرنے سے پہلے خود اپنے خلاف جہاد کرنا پڑتا ہے۔ ایک ایک فرد کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ تیاری کی جہاد کیلئے وہ جہاد کا پہلا مرحلہ اپنے اندر کیسے شروع کریں؟"

(ترجمان القرآن ص۔۶ فروری ۱۹۸۰ء)

• تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر

تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ

ذکر حبیب ﷺ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(دوسری قسط)

حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا نور عطاء ہوا تھا جو آپ کے چہرۂ مبارک سے آفتاب کی شعاعوں کی مانند پھوٹتا اور اپنی مقناطیسی قوت سے سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔ کیونکہ بسا اوقات ایک پاکباز انسان کے چہرہ کی ایک جھلک ہی انسان کے دل کو منوّر کرنے کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔ مولانا روم کا ایک شعر ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

"ہر امتی جس کا دل صداقت کی لذت سے آشنا ہے، اس کے لئے پیغمبر کی آواز اور چہرہ ہی معجزہ ہے۔"

اب حضور علیہ السلام کے روحانی جذب و تاثیر کے ایک دو واقعات سنیئے۔

مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب فرماتے ہیں۔

"میں ان دنوں سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ (یعنی جب کا یہ واقعہ ہے) لیکن مدرسہ کی پڑھائی کے علاوہ میرے والد صاحب قرآن کریم کے بامترجمہ پڑھنے کے لئے مجھے ایک مولوی صاحب کے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔ اس دوران میں آہستہ آہستہ یہ چرچا ہونے لگا کہ میرے والد صاحب احمدیت کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ اور شاید احمدی ہو جائیں گے۔

جن مولوی صاحب کے پاس میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے جایا کرتا تھا ان کے شاگردوں میں بھی کبھی کبھی یہ ذکر آجاتا تھا اور دوسرے طالبعلم مجھے طنزاً یہ کہا کرتے تھے کہ تمہارے والد صاحب مرزائی ہونے والے ہیں اور مجھ سے دریافت کیا کرتے تھے کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ میں ان کو جواب دیا کرتا تھا کہ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں تو میں اپنے مولوی صاحب کے خیالات کی پیروی کروں گا۔ اپنے والد صاحب کے خیالات کی پابندی نہیں کروں گا۔

شروع ستمبر ۱۹۰۴ء میں میرے والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ لاہور لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ان دنوں لاہور میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ ۳ ستمبر کے روز
ان کا لیکچر میلا رام کے منڈوے میں ہوا۔ والد صاحب مجھے بھی
اپنے ہمراہ لے گئے۔ میری عمر اس وقت ساڑھے گیارہ سال
کی تھی۔ لیکن وہ منظر مجھے خوب یاد ہے۔ مجھے سٹیج پر حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے قریب ہی جگہ مل گئی اور میں قریباً
تمام وقت آپ ہی کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا۔

معلوم ہوتا ہے کہ میں نے لیکچر بھی توجہ سے سُنا ہوگا
یا کچھ سے کم لیکن میں توجہ سے پڑھا ہوگا کیونکہ اس لیکچر کے
بعض حصے اسی وقت سے مجھے اب تک یاد ہیں لیکن میری
توجہ زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک
چہرہ کی طرف رہی۔ آپ ایک آرام کرسی پر تشریف فرما تھے
اور ایک سفید رومال آپ کے ہاتھ میں تھا جو اکثر وقت
آپ کے چہرہ مبارک کے نچلے حصہ پر رکھا رہتا تھا۔ میرے
دل میں اس وقت کسی قسم کے عقائد کی تنقید نہیں تھی۔
جو اثر بھی میرے دل پر اس وقت ہوا وہ یہی تھا کہ یہ
شخص صادق ہے۔ اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے اور
ایک ایسی محبت میرے دل میں آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی
طرف سے ڈال دی گئی کہ وہی میرے لئے حضور علیہ السلام
کی صداقت کی اصل دلیل ہے۔ میں گو اس وقت بچہ ہی تھا
لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی کسی
دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد میں متواتر ایسے واقعات
رونما ہوتے رہے ہیں جو میری ایمان کی مضبوطی کا باعث
ہوئے۔ لیکن میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو آپا کا چہرہ دیکھ
کر ہی مانا تھا۔ اور وہی اثر اب تک میرے لئے حضور کے
دعاوی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس لحاظ
سے میں سمجھتا ہوں کہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کے دن سے ہی احمدی
ہوں۔

(اصحاب احمد جلد یازدہم ۱۹۵۰ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے منشی
اُروڑا صاحب کا ایک واقعہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"غالباً ۱۹۱۴ء - ۱۹۱۵ء کی بات ہے کہ
قادیان میں آل انڈیا ینگ مین ایسوسی ایشن
کے سیکرٹری مسٹر ایچ اے والٹر تشریف لائے
مسٹر والٹر ایک کٹر مسیحی تھے اور سلسلہ
احمدیہ کے متعلق ایک کتاب لکھ کر شائع
کرنا چاہتے تھے۔ جب وہ قادیان آئے
تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ
العزیز سے ملے اور تحریک احمدیت کے متعلق
بہت سے سوالات کرتے رہے اور دورانِ
گفتگو کچھی بحث کا سا رنگ بھی پیدا ہو گیا
تھا اور بالآخر مسٹر والٹر نے خواہش ظاہر
کی کہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے
صحبت یافتہ عقیدتمند کو دیکھنا چاہتا ہوں
چنانچہ قادیان کی مسجد مبارک میں حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے ایک قدیم اور فدائی
صحابی منشی محمد اُروڑا صاحب سے ان کی
ملاقات کروائی گئی ——— اس تعارف
کے بعد مسٹر والٹر نے منشی صاحب موصوف
سے دریافت کیا کہ
"آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا۔ اور ان
کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا؟"

منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے فرمایا:۔

"میں حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعویٰ
سے پہلے کا جانتا ہوں۔ میں نے ایسا پاک
اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا
نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے
لئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو
ان کے منہ کے بھوکے تھے۔" یہ کہہ کر
حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعودؑ
کی یاد میں بے چین ہو کر اس طرح رونے
رونے لگے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی
جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے۔ اس
وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ
دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔ اور
وہ محو حیرت ہو کر منشی صاحب کی طرف
ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے اور ان کے
دل میں منشی صاحب کی اس سادہ سی بات
کا اتنا اثر تھا کہ بعد میں انہوں نے اپنی
کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ
کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور لکھا کہ:۔

"مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں
مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر
اتنا گہرا اثر پیدا کیا ہے، اسے ہم دھوکے باز
ہرگز نہیں کہہ سکتے۔"

(احمدیہ موومنٹ مصنفہ ایچ۔ اے والٹر)

دراصل اگر انسان کی نیت صاف ہو اور اس
کے دل و دماغ کی کھڑکیاں کھلی ہوں تو بسا
اوقات ایک پاکباز شخص کے چہرہ کی ایک
جھلک یا اس کے منہ کی ایک بات ہی انسان
کے دل کو منوّر کرنے کے لئے کافی ہو جاتی
ہے۔ انبیاءؑ اور اولیاءؒ کی تاریخ ایسی باتوں
سے معمور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک نظم میں فرماتے ہیں:۔

"صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار"

حضرت مولوی سیّد سرور شاہ صاحب جو حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی اور جماعت احمدیہ کے ایک
جیّد عالم تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مردان کا ایک شخص
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت مولوی نورالدین
صاحب خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کی طبّ کا شہرہ سن کر آپ سے
علاج کرانے کی غرض سے قادیان آیا۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ اور بمشکل قادیان آنے پر
رضامند ہوا تھا۔ اور اس نے قادیان آکر اپنی رہائش کے لئے
مکان بھی احمدی محلہ سے باہر لیا۔ جب حضرت خلیفہ اوّل کے
علاج سے اسے خدا کے فضل سے افاقہ ہو گیا اور وہ اپنے وطن
واپس جانے کے لئے تیار ہوا تو اس کے ایک احمدی دوست نے
اسے کہا کہ تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو دیکھنا پسند
نہیں کیا مگر ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔ وہ اس بات کے لئے

رضامند ہو گیا مگر یہ شرط کی کہ مجھے ایسے وقت میں مسجد دکھاؤ
کہ جب مرزا صاحب مسجد میں نہ ہوں۔ چنانچہ یہ صاحب اسے
ایسے وقت میں قادیان کی مسجد مبارک دکھانے کے لئے لے گئے
جب نماز کا وقت نہیں تھا اور مسجد خالی تھی مگر قدرت خدا کا
کرنا یہ ہوا کہ ادھر یہ شخص مسجد میں داخل ہوا ادھر حضرت
مسیح موعودؑ کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور کسی کام کے تعلق
میں اچانک مسجد میں تشریف لے آئے۔ جب اس شخص کی
نظر حضرت مسیح موعودؑ پر پڑی تو وہ حضور کا نورانی چہرہ
دیکھتے ہی بے تاب ہو کر حضور کے قدموں میں آگرا اور اسی
وقت بیعت کر لی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت ۷۱)

اس روایت کے بیان کرنے کے بعد حضرت صاحبزادہ
مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک تشریحی نوٹ رقم
فرمایا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں۔

"اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر حال میں ہر شخص
اس قسم کا اثر قبول کرتا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہو
تو کوئی شخص بھی صداقت کا منکر نہیں رہ سکتا
بلکہ یہ خاص حالات کی باتیں ہیں جبکہ ایک
طرف کسی نبی یا ولی کے چہرہ پر خاص انوارِ
الٰہی کا نزول ہو رہا ہو اور اس کی قوتِ
مؤثرہ پورے جوبن اور جوش کی حالت میں
ہو اور دوسری طرف اثر قبول کرنے والے
شخص کا دل صاف ہو اور اس کی قوتِ
متاثرہ پوری طرح بیدار ہو۔ یہی وجہ ہے کہ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پہلی
آواز پر ہی قبول کر لیا اور لبیک لبیک کہتے
ہوئے آپ کے قدموں میں آگرے اور خدائی
رحمت کے طالب ہوئے۔ وہاں ابوجہل
ایک ہی شہر میں پہلو بہ پہلو رہتے ہوئے
آخر وقت تک آپؐ کی مخالفت پر جما رہا
اور عذاب کے نشان کا طالب ہو کر یہی
کہتا ہوا مر گیا کہ اگر تو سچا ہے تو ہم پر آسمان
سے پتھروں کی بارش برسا۔ اس سے ظاہر
ہے کہ اگر انسان کی اپنی آنکھیں بند ہوں
تو اس کے لئے سورج کی روشنی بھی بیکار
رہ جاتی ہے۔"

اس جگہ ایک ضمنی امر جو اوپر بیان کردہ واقعات
سے بالواسطہ تعلق رکھتا ہے کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اب ہم میں موجود نہیں۔
اس چند سے ماہتاب منور و مبارک چہرہ کو دیکھنے والے
اور اس نور سے براہِ راست فائدہ اٹھانے والے بھی خال
خال باقی ہیں۔ گو آپ کی تصاویر موجود ہیں لیکن ان کے متعلق
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی واضح ہدایات
براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۲-۹۳ میں فرمائی ہیں۔ ان کو ہمیشہ
مدِنظر رکھنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی
میری تصویر کھینچے اور اس کو بت پرستوں
کی طرح اپنے پاس رکھے۔ یا شائع کرے۔
میں نے ہرگز کوئی ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بُت پرستی
اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔
لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آجکل یورپ کے
لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں،
اوّل خواہش مند ہوتے ہیں کہ اس کی تصویر
دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے
علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر ان کی
محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں
کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ
لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے
مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور نہ میرا چہرہ
دیکھ سکتے ہیں۔ لہذا اس ملک کے اہلِ
فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات
میں غور کرتے ہیں کہ کئی ایسے لوگ ہیں
جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری
طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں
تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور
سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے
یہی ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ
کاذب نہیں۔ اور ایک امریکہ کی عورت
نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع
یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس
اس غرض سے اور اس حد تک میں نے
اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً
خاموشی اختیار کی۔ وانما الاعمال

بالنیات۔ اور میرا مذہب یہ نہیں
ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف
سے ثابت ہے کہ فرقِ جن حضرت سلیمان
کے لئے تصویریں بناتے تھے۔"

اس بارہ میں میرا ایک ذاتی مشاہدہ دلچسپی کا
باعث ہوگا۔

چند سال پہلے کی بات ہے۔ پاکستان میں
یوگوسلاویہ کے ایمبیسیڈر صاحب سے میرے
ذاتی مراسم تھے۔ میں نے ان کو ربوہ اپنے
پاس آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ
تشریف لائے۔ بیٹھنے والے کمرہ میں لگتے
ہی ان کی نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے فوٹو پر پڑی۔ وہ سیدھے حضور کی
تصویر کی طرف گئے اور دو تین منٹ
خاموشی سے اور بڑے غور سے تصویر
کی طرف دیکھتے رہے۔ اس کے بعد مڑ کر
مجھ سے پوچھا: یہ کس کا فوٹو ہے؟
میں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود بانی
جماعت احمدیہ کا۔ مجھے کہنے لگے: "کہ
اب تو میں ایک کیتھولک ہوں۔ ہم خدا میں
بھی یقین نہیں رکھتے۔ لیکن میں پیدا ایک
کیتھولک گھر میں ہوا تھا جو اپنے اعتقادات
میں بڑا پکا تھا۔ مجھے بچپن سے ہی سکول
میں پادری نے بھی اور گھر پر میرے والد
نے بائیبل کے اسباق دیئے۔ بائیبل میں جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کا نقشہ کھینچا گیا ہے، یہ تصویر بالکل اس کے مطابق ہے۔" کہنے لگے، یہ تصویر عام انسان کی نہیں، اس میں اتنا کور اور جذب ہے کہ میری آنکھیں اس سے ہٹتی نہ تھیں۔"

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ معجزات اور خوارق قرآنی چار قسم پر ہیں ان میں سے ایک یعنی معجزات برکات روحانیہ کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نبیوں کا وجود مخلوق کے لئے ایک رحمت ہوتا ہے اور جس طرح اس جائے اسباب میں قانونِ قدرت ہے کہ جو شخص پانی پیتا ہے وہی پیاس کی درد سے نجات پاتا ہے اور جو شخص روٹی کھاتا ہے وہی بھوک کے دکھ سے خلاصی حاصل کرتا ہے اسی طرح عادات الٰہیہ جاری ہے کہ امراضِ روحانی دور کرنے کے لئے انبیاءؑ اور ان کے کامل تابعین کو ذریعہ اور وسیلہ ٹھہرا رکھا ہے۔ انہی کی صحبت میں دل تسلی پکڑتے اور بشریت کی آلائشیں دور ہو کر کمی ہوتی ہیں اور نفسانی ظلمتیں اٹھتی ہیں اور محبت الٰہی کا شوق جوش مارتا ہے۔ اور آسمانی برکات اپنا جلوہ دکھاتی ہیں۔ اور بغیر ان کے ہرگز یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ اوّل)

پھر حقیقۃ الوحی میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھوں پر طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے۔ اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کر لے، ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا۔ اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان ہے ——— اب کہو کہ کیا یہ پیشگوئی کرامت نہیں ہے؟ کیا انسان اس پر قادر ہے؟۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۸)

یہ ایک حقیقت ہے کہ انبیاء علیہ السلام کا اصل معجزہ ان کی روحانی قوت اور تاثیر ہے۔ قدم قدم پر خدا ان کی دعوت کی تائید کرتا ہے۔ ان کو ایسی روحانی مقناطیسی قوت عطاء کی جاتی ہے جو قوموں اور ملکوں میں روحانی انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ وہ سونے چاندی پر نہیں بلکہ دلوں پر مہر وفا، صدق و صفا اور اخلاص و تقویٰ کی مہر لگاتا ہے۔ وہ کافر کو مومن، جاہل کو عارف، بدکار کو عفیف، بے دین کو متقی، سخت دل کو حلیم اور زنگ آلود دلوں کو جلا بخشتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب میں حضور علیہ السلام کے معجزات، برکات روحانیہ میں سے چند ایک بیان کروں گا۔ جو میں نے حضور علیہ السلام کے صحابہ کے مختلف طبقات سے بطور مثال لی ہیں ورنہ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے خود تحریر فرمایا ہے ہزارہا لوگوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کے بعد طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت ایسی پاک تبدیلی پیدا ہوئی کہ ہر فرد ان میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا:۔

"میں تمہیں مسیح پرست بنانے کے لئے نہیں آیا بلکہ مسیح بنانے کے لئے آیا ہوں۔"

حضرت مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری فرماتے ہیں۔ (اس جگہ مولانا حسن علی صاحب کا مختصر تعارف بھی ضروری معلوم دیتا ہے کیونکہ اس سے ان کے مقام کا اندازہ ہو جائے گا۔ انہیں قوم نے "شمس الواعظین" کا خطاب دیا۔ مسٹر آرفلڈ نے اپنی [illegible] (Preaching of Islam) میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ پٹنہ کے لوگ انہیں مجدد کہتے تھے) آپ فرماتے ہیں:۔

"۱۸۹۳ء میں مجھے انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا نورالدین صاحب نے جب تقریر فرمائی تو میں بہت متاثر ہوا۔ اور میں نے کھڑے ہو کر اتنا کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اتنے بڑے عالم اور مفسر کو دیکھا۔ اور اہل اسلام کو جائے فخر ہے کہ ہمارے درمیان ایک ایسا عالم موجود ہے۔ میری خواہش تھی کہ جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب سے ملاقات کرتا لیکن مولوی صاحب ازراہِ کرم خود خاکسار سے ملنے آئے۔ میں نے ان سے تنہائی میں سوال کیا کہ مرزا صاحب سے جو آپ نے بیعت کی ہے، اس میں کیا نفع دیکھا؟۔ جواب دیا کہ ایک گناہ تھا جس کو میں ترک نہیں کر سکتا تھا۔ جناب مرزا صاحب سے بیعت کرنے کے بعد وہ گناہ نہ صرف چھوٹ ہی گیا بلکہ اس سے نفرت ہو گئی۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب کی اس بات کا مجھ پر ایک خاص اثر ہوا۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۴ صفحات ۵۲-۵۳)

اس جگہ ایک وضاحت ضروری معلوم دیتی ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک گناہ کا جو ذکر فرمایا اس سے کوئی معمولی کمزوری ہی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ جو شخص ہر کہ عارف تر است ترساں تر کے مقام پر ہو، وہ چھوٹی سے چھوٹی آلائش سے بھی بچنا چاہتا ہے۔

خود حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں فرمایا ہے:۔

"دوست سے پہلے میں اپنے ایک روحانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی کے ذکر کرنے کے لئے جوش پاتا
ہوں۔ جن کا نام ان کے نور اخلاص کی
طرح نور دین ہے۔"

پھر اپنی تصنیف "نشانِ آسمانی" میں فرماتے ہیں:۔

"مولوی حکیم نورالدین صاحب اپنے اخلاص
اور محبت اور صفت ایثار اور شجاعت
اور سخاوت اور ہمدردی اسلام میں سچی
شان رکھتے ہیں..... خدا تعالیٰ ایسی
خصلت اور ہمت کے آدمی اس امت میں
زیادہ سے زیادہ کرے۔"

اب میں حضرت مولانا حسن علی صاحب کی خود اپنے
متعلق روایت بیان کرتا ہوں۔

مولانا حسن علی صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"پوچھو کہ مرزا صاحب سے مل کر کیا نفع
ہوا؟ اجی! بے نفع ہوئے، کیا میں دیوانہ
ہو گیا تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا سر پر
اٹھا لیتا۔ اور مالی حالت کو سخت پریشانی
میں ڈال دیتا۔ کیا کہوں، کیا ہوا، مرد
تھا زندہ ہو چلا ہوں۔ گن ہوں کا اعلانیہ
ذکر کرنا اچھا نہیں۔ ایک چھوٹی سی بات
سناتا ہوں۔ اس نالائق کو تیس برس
سے ایک قابل نفرت بات یہ تھی کہ حقہ
پیا کرتا تھا۔ بار بار دوستوں نے سمجھایا
خود بھی کئی بار قصد کیا لیکن دو ملی قوی

کمزور ہونے کی وجہ سے اس پرانی زبردست
عادت پر قادر نہ ہو سکا۔ الحمد للہ
مرزا صاحب کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ
آج قریب ایک برس کا عرصہ ہوتا ہے
کہ پھر اس کم بخت کو منہ نہیں لگایا۔ قرآن کریم
کی جو عظمت اب میرے دل میں ہے، خود
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جو میرے
دل میں اب ہے، پہلے نہ تھی۔ یہ سب حضرت
مرزا صاحب کی بدولت ہے۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۴ صفحہ ۵۶)

ایک بار کسی نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب
سے دریافت کیا آپ عام دین، خوش بیان واعظ تھے۔ آپکو
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے کیا حاصل ہوا؟
آپ نے فرمایا:۔

"ٹھیک ہے میں خوش بیان واعظ تھا۔
لیکن لوگوں کو رلاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی بیعت سے مجھے خود رونا آیا۔"

"حدیث میں آتا ہے کہ ایک وہ آنکھ جو خدا
کے خوف سے روئی۔ دوسری وہ آنکھ
جس نے اسلامی سرحدوں کی حفاظت میں
رات کاٹ دی ان پر دوزخ کی آگ
حرام ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی منشی اروڑے
خان صاحب نائب تحصیل دار بے ریٹائر ہوئے۔ ایک دفعہ
حضرت منشی اروڑے خان صاحب کپورتھلوی نے ہنس کر

کہا۔ بابا کبھی رشوت تو نہ لی تھی؟ منشی صاحب پر خاصی
سنجیدگی، جو جوش صداقت سے مملو تھی، طاری ہوئی اور
سائل کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ

"میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح
اپنے فرض کو ادا کیا اور جس دیانت سے
کیا ہے اور جو فیصلے کئے ہیں اور جس صداقت
اور ایمان داری سے کئے ہیں اور پھر جس
طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو
بچایا ہے۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان
کو سامنے رکھ کر میں اپنے خدا سے دعا کروں
تو ایک تیر انداز کا تیر تو خطا کر سکتا ہے
لیکن میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں کر سکتی۔"

(الفضل ۱۹۷۴ء)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو حضور علیہ السلام
کی بیعت سے مشرف ہونے سے کیا ملا۔ ان کی زبانی ہی سنیئے
فرماتے ہیں۔ "جسمانی اور روحانی استعداد تلف ہونے
سے بچی۔ ایمان نصیب ہوا۔ دعاؤں کا ذوق
ملا۔ دعاؤں کی قبولیت کی چاشنی نصیب
ہوئی۔ دعاؤں کے مانگنے میں تدریج عطا
ہوئی۔ ہاں اس کے فضل سے صرف اسی
کے فضل سے یہ ذوق ملا، کہ اس کا در
ہو، اور یہ سر ہو اور بس کا اسکی عنایات
پائیں۔ انعامات دیکھے۔"

(اصحاب احمد جلد ۸ صفحہ ۱۰۶)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اعجاز احمدی

کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں۔

"فیضان ایزدی نے سیدنا حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی بیعت راشدہ کے طفیل
میرے اندر ایک ایسی روحانی کیفیت پیدا
کر دی تھی کہ بعض اوقات جو کلمہ بھی منہ سے
نکالتا تھا اور مریضوں اور حاجت مندوں
کے لئے دعا کرتا تھا، مولیٰ کریم اسی وقت
میری معروضات کو شرف قبولیت بخش کر
لوگوں کی مشکل کشائی فرما دیتا تھا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کے شب
و روز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ان بابرکت ایام میں نمازوں میں نمازیوں
کے خشوع و خضوع، رقت قلب اور
اشکبار آنکھوں کے ساتھ گڑگڑانے
اور آہ و بکا کرنے کا شور مسجد مبارک میں
بلند ہوتا تھا۔ دعا کرنے پر جواب بھی
فوراً مل جاتا تھا۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف
"فتح اسلام" میں فرماتے ہیں:۔

"کیونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے
ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے
اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف
سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں
بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ
اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"
اسلام کی فتح اور غلبہ کی ان عظیم الشان بشارتوں
کے باوجود حضور علیہ السلام نے ہوشیار کیا ہے کہ انعامات کے
حصول کیلئے قربانی دینا شرط ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-
"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر
اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے
وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے
کمال کے ساتھ پھر چڑھیگا جیسا کہ پہلے چڑھ
چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں، ضرور ہے
کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب
تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر
خون نہ ہو جائیں اور ہم اپنے سارے
آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو
دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری
ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا
ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟
ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت
ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی
زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔"
(فتح اسلام صفحہ ۱۵)

اسی پر میں اپنے اس مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے
ہم اور ہماری ہر آنے والی نسل ان روحانی اور اخلاقی
اقدار کی وارث ٹھہرے اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں نازل ہوئیں اور پھر آپ
ہی کی پیش گوئیوں کے مطابق آپ کے ایک نائب اور
غلام اور عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ
سے ان کی تجدید ہو گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ

مکتبہ عرفان کی تصانیف

مکتبہ عرفان ۱۷/۱۱ دارالنصر غربی نے "رحمۃ للعالمین" جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی سیرت پر ایک لطیف مضمون ہے شائع کی ہے

۲- دوسری کتاب "میری والدہ" ہے۔ یہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی والدہ محترمہ کے حالات زندگی پر کتاب تصنیف فرمائی تھی۔

۳- "نماز مترجم" اس میں فرض نماز کے علاوہ، نماز جنازہ نماز ، نماز کسوف و خسوف، نماز خوف، نماز استسقاء، نکاح، حج، اعتکاف، زکوٰۃ سبھی ارکان اسلام کی تفصیل بیان کی ہے۔

۴- "مکمل دعائیں" اس میں قرآن مجید کی دعائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں، مسیح پاک اور آپ کے خلفاء کی دعاؤں کے اور قبولیت دعا کے طریق بھی درج ہیں۔

۵- "لمعات نور" یہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی نظموں کا مجموعہ ہے۔

"رحمۃ للعالمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک اچھوتا مضمون ہے جبکہ "میری والدہ" ترجمۃ القرآن میں بہت مفید تصنیف ہے۔ نماز اور دعاؤں پر دونوں کتابیں ہر احمدی گھرانے میں ہونی چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء کی دعائیں یاد کرنا ان الفاظ میں اور قرآن کے

(باقی صفحہ ۲۱ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو کام اس نے ہمارے سپرد کیا ہے اس کی انجام دہی اور تکمیل کے سامان وہ خود ہی پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور خلفاء کے بار بار توجہ دلانے کے نتیجہ میں اس یقین پر قائم ہے کہ بے شک ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنی سی کوشش کریں۔ لیکن نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔

اکناف عالم میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعت اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں پر انحصار کرتے ہوئے جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے، کرتی چلی جا رہی ہے۔ اپنے بھی حیران ہیں۔ اور بیگانے بھی کہ چھوٹی سی جماعت، حقیر سی کوششیں۔ دنیا بھر کی مخالفت۔ اور منہ زور مخالفانہ ہواؤں کے تھپیڑے۔ لیکن ترقی پر ترقی۔ زمانہ ہے کہ متاثر ہوا چلا جا رہا ہے۔ صدائیں ہیں کہ تحسین بن رہی ہیں۔ کیوں نہ ہو؟ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور اس مشیت کو پورا کرنے والا وہ خود ہی ہے۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلحَمدُ لِلّٰہِ۔

لائبیریا

سردار رفیق احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ لائبیریا کے مبلغ انچارج مکرم مولانا عطاء الکریم صاحب شاہد کی سرکردگی میں احمدیہ جماعت کے ایک وفد نے ہوٹل ایسٹوریا (HOTEL ESTORIA) کے ہر کمرہ میں قرآن مجید کو ہمہ وقت مہیا رکھنے کے لئے منیجر صاحب جناب جمیل علی صاحب کو قرآن کریم کے نسخے پیش کئے۔ اس ہوٹل میں بہت سے دیگر ہوٹلوں کی طرح انجیل کے نسخے پہلے ہی موجود ہیں۔ مکرم جمیل علی صاحب نے نہ صرف قرآن کریم کے نسخے حاصل کر کے خوشی کا اظہار کیا بلکہ اس کے چند ہی روز بعد اپنی ایک حسین اور دلکش مشکل کا بھی ذکر کیا۔ مشکل یہ کہ ہوٹل میں ٹھہرنے والے دوستوں نے — یا یوں کہیئے کہ ان میں سے اکثر نے اس قرآن مجید کے نسخے مستقل طور پر حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

اس وفد میں مکرم مولانا عطاء الکریم صاحب شاہد اور سردار محمد رفیق صاحب ایم۔ اے، پرنسپل نصرت جہاں ہائی سکول سانوے کے علاوہ برادرم محمد کورمے یاتر سیکرٹری اشاعت۔ سردار حمید احمد صاحب ایم۔ بی بی ایس انچارج نصرت جہاں کلینک آسو کورے۔ غانا۔ فرحت احمد صاحب ناصر آف احمدیہ سیکنڈری سکول جورو۔ سیرالیون اور ادریس احمد صاحب بشیر بھی شامل تھے۔

لائبیریا ہی سے مکرم مولانا عطاء الکریم صاحب شاہد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت کے ایک وفد کے ہمراہ صدر مملکت ہز ایکسی لنسی وسیم ٹالبرٹ سے الوداعی ملاقات کی۔ اور اپنے عرصہ قیام کے سلسلہ میں جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ مولانا شاہد تحریر فرماتے ہیں کہ تقریباً دو برس پیشتر صدر مملکت کو احمدیہ مشن کی طرف سے قرآن کریم انگریزی کی ترجمہ و تفسیر نیز متعدد دیگر کتب دینیہ کا تحفہ پیش کیا تھا۔ اس دفعہ ملاقات کے دوران ایک ایسا عریضہ پیش کیا گیا جس میں روحانی و اخلاقی اقدار اور فلاحی ترقی کے متعلق بعض باتیں درج کی گئی تھیں۔ صدر مملکت نے اس عریضہ کو بغور ملاحظہ فرمایا اور ضروری کارروائی کا یقین دلایا۔ انہیں افریقہ سپیکس کی ایک کاپی بھی پیش کی گئی۔

دورانِ گفتگو وفد کے دیگر ممبران نے بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور انسانی ہمدردی کے جذبے کے تحت ہر ملک کے باشندوں کی خدمت کا ذکر کیا۔

اسی ملاقات کا ذکر اخبارات میں یوں آیا:۔

"لائبیریا میں احمدیہ جماعت کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد نے صدر مملکت سے اپنے تین سالہ قیام کے بعد پاکستان واپسی کے سلسلہ میں الوداعی ملاقات کی۔ مکرم شاہد صاحب نے صدر مملکت کو ترقیاتی پروگراموں کے لئے خراج تحسین پیش کیا، جس پر صدر مملکت نے ان کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ انہیں امید ہے کہ احمدیہ جماعت لائبیریا کے باشندوں کی خدمت میں پیش پیش رہے گی۔"

سیر الیون

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر اور مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی نے سیر الیون سے اپنے اپنے علاقوں کی سرکٹ کانفرنس کی رپورٹیں ارسال کی ہیں۔

مکرم خلیل احمد صاحب مبشر تے بانڈا جمعہ سووا (Banda Jumma Sowa) میں منعقدہ سرکٹ کانفرنس کے متعلق تحریر کیا ہے۔ کہ افتتاحی خطاب میں مکرم امیر صاحب مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے ایک دفعہ پھر سیر الیون میں تعیناتی پر خوشی کا اظہار کیا اور احباب جماعت سے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ ان سے بھرپور تعاون کر کے جماعت کی ترقی کا باعث بنیں گے۔ آپ نے اس بات پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ اب احمدیہ جماعت کی کوششوں اور کامیابی سے متاثر ہو کر متعدد دیگر اسلامی تنظیمیں قائم ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ سب سے بڑا کام احیاء دین تھا۔ چنانچہ اب ہم ہر طرف نئی تنظیمیں قائم ہوتی دیکھ رہے ہیں جو اسلام کی خدمت کو اپنا لائحہ عمل بنا رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا تھا، کہ مامور کی بعثت کے نتیجہ میں انتشارِ روحانی ہوتا ہے۔

اس علاقائی کانفرنس میں مکرم امیر صاحب کے علاوہ مولوی خلیل احمد صاحب مبشر، مکرم بشیر احمد صاحب اختر پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو (BO) معلم حوشی کمارا اور بعض دیگر دوستوں نے احمدیت سے متعلق مختلف موضوعات پر حاضرین سے خطاب کیا۔

مکرم مولوی مجید احمد صاحب نے روکنڈو گوڈریچ اور جگھور کا کی سرکٹ کانفرنسوں کی روداد ارسال کی ہیں۔ ان علاقوں میں سرکٹ میٹنگز کے انعقاد سے قبل بورڈ (BO) میں مبلغین کا اجلاس بلایا گیا جس میں صدر جماعت مکرم پیرا ماؤنٹ چیف صاحب فوانڈی کالوں صاحب سیکرٹری جنرل مکرم الحاجی محمد کمانڈا بونگے صاحب اور سیکرٹری مال مکرم ابوبکر صاحب کمارا نے بھی شرکت کی۔

روکنڈو کی سرکٹ میٹنگ میں مکرم امیر صاحب کے علاوہ چیف الحاجی عمرو سیسے، الحاجی بونگے معلم جبریل کریم اور مکرم مولوی مجید احمد صاحب نے احمدیت اور اسلام کی صحیح تعلیم کو اجاگر کرنے کے لئے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

چیف الحاج عمرو سیسے صاحب نے ۱۹۷۰ء میں جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی اور انہیں احمدیت کی تبلیغ کا جوش اور احمدی دوستوں کی خدمت کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے فراوانی کے ساتھ ودیعت کیا ہے اس سرکٹ میٹنگ کے جملہ انتظامات میں زیادہ تر چیف صاحب ہی نے حصہ لیا۔

میٹنگ سے قبل مکرم مولوی مجید احمد صاحب نے ایک ہفتہ کے قریب روکنڈو میں قیام کیا۔ اور مقامی مبلغ کو ساتھ لے کر پورے علاقہ کا دورہ کیا اور میٹنگ کے انعقاد اور اس کی اہمیت سے دوستوں کو آگاہ کیا۔

دوسری سرکٹ میٹنگ فری ٹاؤن سے تیس سات میل کے فاصلے پر ایک گاؤں گوڈریچ میں منعقد کی گئی اس میٹنگ میں بھی چیف عمرو سیسے صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے علاقہ سے کافی تعداد میں احمدی دوستوں کو ساتھ لے کر آئے۔ اس میٹنگ میں مکرم مولوی مجید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق پیشگوئیاں، آثار اور سلسلہ کے کام اور اس کی ترقی پر روشنی ڈالی۔ الحاج بونگے صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں بیان کیں۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر بھی تبلیغ ہی کا رنگ لئے ہوئے تھی چنانچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو وضاحت سے بیان کیا۔

(باقی صـ۲۰ پر دیکھیں)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
ڈیوڈار۔ کیل۔ چیل پٹرول کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروز پور روڈ
بالمقابل تھنہ اچھرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بازی گاہ

طوفانِ تُند و تیز کی جولانیوں سے کھیل
جب تک سفینہ بس میں ہے طغیانیوں سے کھیل

اِک طرفہ کھیل یہ بھی ہے اس بازی گاہ کا
دُنیا میں اپنی بے سر و سامانیوں سے کھیل

اُونچا نہیں ہے نرخِ محبت تو کیا ہُوا
کیوں سرگراں ہے شوق کی ارزانیوں سے کھیل

ماضی سے اپنا رشتۂ دِل اُستوار رکھ
گُذرے ہوئے دِنوں کی پشیمانیوں سے کھیل

اُس زُلفِ پُرشکن کی کہاں تک حکایتیں
مُہلت ملے تو دِل کی پریشانیوں سے کھیل

بُجھنے کو ہے چراغِ شبستانِ انتظار
کچھ دیر اَور رات کی طولانیوں سے کھیل

ثاقبؔ سکوں ملیگا تجھے اضطراب میں
دِل کو جلا کے رُوح کی تابانیوں سے کھیل

(ثاقبؔ زیروی)

آمنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بادل بادل بجلی ڈھونڈو، ہوا ہوا طوفان
اس سعیِ مشکور سے شائد رہ جائے کچھ مان

کل تک جن کی نوکِ سناں تھی میری رگوں کا روگ
آج ہوئے ہیں اپنے خون کی ندیوں میں ہلکان

خالی اور خاموش آنکھوں سے اشکوں کی برسات
جس بستی کو چپ سی لگی تھی اس میں اٹھا ہیجان

سوچ رہا ہوں اور سوچوں سے الجھ رہی ہے بات
خالی گھر میں بھی آتا ہے کبھی کوئی مہمان

سب آئے امیدیں لے کر سب کے پھیلے ہاتھ
تم بھی اپنے دل کو ٹٹولو ہے کوئی ارمان

تُو اپنوں سے بڑھ کر اپنا تجھ سے اوجھل کون
سب کے نام بتائے تُو نے مجھ کو بھی پہچان

میری سانسوں کا ہے تیری رحمت سے پیوند
میرا لمحہ لمحہ لیتا ہے تجھ سے فرمان

یہ احسان ہے تیرا میں ہوں ایک فقیر حقیر
لوگ بہت کچھ کہہ دیتے ہیں یہ بھی تیرا احسان

واہ نسیم عجیب ہو تم بھی سب سے کہتے ہو
میں مانوں نہ مانوں تیری تُو تو میری مان

نسیم سیفی

(بقیہ کاروانِ اسلام از صفحہ ۱۷)

سیرالیون ہی میں ایک اور کانفرنس بھی ہوئی۔ یہ کانفرنس جگبورکا کے مقام پر ہوئی۔ جگبورکا میں مکرم فضل الٰہی صاحب عارف متعین ہیں۔ اور جگبورکا کو بیس [illegible] ناکر اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ و تربیت [illegible] رجام دیتے ہیں۔

۱۳ر جنوری کو ایک احمدی دوست مکرم مسانفا آدم کے ہوٹل کے ہال میں کانفرنس منعقد کی گئی۔ مسانفا آدم صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور تبلیغ کا خاص جوش رکھتے ہیں۔ سب سے پہلی تقریر آدم صاحب نے کی۔ جلسہ میں شریک ہونے والوں کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ ہر چھوٹے بڑے کو تبلیغ کی تلقین اور نظام کے احترام کی طرف خاص توجہ دلائی۔

دوسری تقریر مولانا محمد صادق صاحب (جو احمدیہ مسنگبی سکول میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں) نے کی۔ آپ نے حضرت مسیح کی آمد کا مسئلہ وضاحت سے پیش کیا۔

تیسری تقریر مکرم فضل الٰہی صاحب نے عارف نے ان پیش گوئیوں کے بارے میں کی جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے ہے۔ ان کے بعد پاالفا شریف (جو اس دفعہ جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے) نے کی اور ربوہ اور قادیان کے حالات سنائے۔

پاالفا شریف کے بعد مکرم مولوی مجید احمد صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے بارے میں کی۔

مکرم امیر صاحب کے صدارتی ریمارکس کے بعد کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویڈن

احمدیہ مشن سویڈن کے بلیٹن سے چند (خبریں)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے سکنڈے نیویا میں اسلام کے متعلق جستجو کی رو چل پڑی ہے۔ مسجد ناصر گاتھن برگ میں سکولوں کے طلباء طالبات اور اساتذہ کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اس کے علاوہ اب مختلف چرچ والے بھی اسلام کی تعلیم کے متعلق ہمیں دعوت دیتے ہیں۔ چنانچہ ماہ فروری کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

طلباء کی آمد:۔ فروری کے مہینے مختلف پرائمری و ہائی سکول اور ٹیچر ٹریننگ سکولوں سے دو سو کے قریب طلباء اور اساتذہ پر مشتمل گروپ مسجد ناصر میں تشریف لائے۔ ان کو تفصیل سے اسلام کے متعلق معلومات پہنچائی گئیں۔ ان کے سوالات کے جوابات دے گئے۔ ۱۵۰ کرونر کے قریب رقم کی کتب اور لٹریچر فروخت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

گاتھن برگ چرچ میں لیکچر:۔ مورخہ ۲۰ر فروری

کو پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مکرم منیر الدین صاحب ایک چرچ میں تشریف لے گئے۔ چرچ والوں نے اسلام کے متعلق لیکچر دینے کی خود دعوت دی تھی۔ چنانچہ دو گھنٹے تک اسلام کے بارے میں سوال و جواب ہوتے رہے۔ اور تقریباً ۱۲۰ کے قریب افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اسی موقع پر اسلامی لٹریچر بھی مختلف لوگوں نے خریدا۔ مکرم مولوی صاحب کے ساتھ ہمارے احمدی پولش بھائی امام محمود طیر زک صاحب بھی تشریف لے گئے۔

لنڈ یونیورسٹی میں لیکچر:۔ لنڈ یونیورسٹی کے شعبہ مذاہب کے طلباء نے مکرم عبدالرؤف خان صاحب کو اسلام کے متعلق لیکچر دینے کی دعوت دی۔ چنانچہ خان صاحب نے تین گھنٹے تک اسلام و احمدیت کے متعلق تعارف کرایا اور طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی طرح ایک اور کلاس نے بھی مکرم خان صاحب کو دعوت دی۔ وہاں بھی تقریباً تین گھنٹے تک اسلام کے متعلق تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ بعض طلباء نے گاتھن برگ مسجد آئے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ ان کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔

جی۔پی اخبار کے نمائندہ کی مسجد میں آمد:۔ ۲۲ فروری جمعہ کے دن سویڈن کے ایک کثیر الاشاعت اخبار "گاتھن برگ پوسٹن" کا ایک فوٹو گرافر اور نمائندہ مسجد میں تشریف لائے۔ انہوں نے جمعہ کی ساری کارروائی کی متعدد تصاویر اتاریں۔ اور مکرم مولوی صاحب کا انٹرویو لیا جو انشاء اللہ کبھی بھی سنڈے ایڈیشن میں معہ رنگین تصاویر کے شائع کیا جائیگا۔

لٹریچر بذریعہ ڈاک:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۵ افراد نے مختلف شہروں سے بذریعہ ٹیلیفون اور خطوط کے اسلام کے متعلق ہمارا شائع کردہ لٹریچر قیمتاً منگوایا۔ اسی طرح بعض افراد نے بذریعہ ٹیلیفون اسلام کے متعلق معلومات بھی حاصل کیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بعض یوگوسلاوین عراقی، مصری، پاکستانی دوست تشریف لاتے رہے اور مسجد دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔

(بقیہ مکتبۂ عرفان کی تصانیف از ص ۱۲)

الفاظ میں دعا مانگنا، قبولیت دعا میں بہت ممد ہیں۔

امید ہے احباب ان کتب سے فائدہ اٹھائیں گے ناشر نے اس بارہ میں کافی محنت کر کے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری گذارش

ماہنامہ "تحریک جدید" کا چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کیساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ * راوی روڈ لاہور
پر تشریف لاویں

فون نمبر :- ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۳۰

رہائش :- ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ
رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

کپڑے کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵-بی - انارکلی - لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں زنانہ و مردانہ دھسے - اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں - نیز ریڈی میڈ کرتے شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ
۸۵-بی - انارکلی - لاہور

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ - لاہور
فون ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجربات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر - گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ؛ ربوہ فون نمبر ۶۳۸
نگران : حکیم عبد الحمید (درجہ اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ۔ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ؛ ربوہ فون ۶۳۸
نگران:۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کراچی میں جائیداد
(کی)
خرید و فروخت کے لئے
سلطان احمد طاہر ★ سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
25-C کمرشل ایریا۔ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ ★ ۵۴۲۳۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی
کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں
نیز
سلنسر بکس اور سلنسر پائپ
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
پاک ٹمبرز
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور
فون دکان :۔۔۔ ۴۲۶۱۸
فون رہائش :۔۔۔ ۵۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
چڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah